از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21 نومبر 1956

کلوا

بنام

دی سٹیٹ آف اتر پردیش

(جگندھاداس، جعفر امام اور گووندا مینن جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمے کی سماعت - قتل - واقعاتی ثبوت - آتشیں ہتھیاروں کے ماہر کی رائے - فیصلہ کن۔

ایک دیارام کو دیسی پستول سے گولی مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کے خلاف قائم کردہ حالات کے مطابق واقعاتی ثبوت یہ تھا کہ (1) اس کا قتل کا مقصد تھا، (2) کہ قتل سے تین دن پہلے اپیل کنندہ نے متوفی کو قتل کرنے کی دھمکی دی تھی، (3) کہ ایک کارتوس نمایاں I متوفی کے پلنگ کے قریب پایا گیا تھا، اور (4) کہ اپیل کنندہ نے اپنے گھر سے ایک دیسی پستول نمایاں III پیش کی تھی، ایسے حالات میں جو واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اکیلا ہی وہاں اس کے وجود کے بارے میں جان سکتا تھا۔ آتشیں اسلحہ کے ماہر نے برآمد شدہ پستول اور کارتوس کا معائنہ کیا اور سائنسی جانچ کرنے کے بعد اس بات کی قطعی رائے تھی کہ کارتوس نمایاں I کو پستول نمایاں III سے فائر کیا گیا تھا۔

حکم ہوا کہ، آتشیں ہتھیاروں کے ماہر کی رائے نے حتمی طور پر ثابت کیا کہ کارتوس نمایاں I کو پستول نمایاں III سے فائر کیا گیا تھا۔

واقعاتی ثبوت اپیل کنندہ کے جرم کو ثابت کرنے کے لیے کافی تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 135، سال 1956۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 25 نومبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے فوجداری اپیل نمبر 702 سال 1955 اور سیشن ٹرائل نمبر 29، سال 1955 میں سیشن جج کی عدالت کے 17 مئی 1955 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والے حوالہ نمبر 77 میں اپیل کی گئی۔

پی۔ایس۔ سیفیر، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

21.1956 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ امام جسٹس نے دیا۔

اپیل کنندہ کو دیسی پستول سے گولی مار کر دیارام کے قتل کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔اسے آرمز ایکٹ کے تحت غیر لائسنس یافتہ آتشیں اسلحہ رکھنے کے جرم میں بھی سزا سنائی گئی تھی جس کے جرم میں اسے دو سال کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی تھی۔اس نے الہ آباد عدالت عالیہ میں اپیل کی، لیکن اس کی اپیل مسترد کر دی گئی اور سزا اور سزا دہی کی توثیق کر دی گئی۔الہ آباد عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت حاصل کی۔

استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ 4 جولائی 1954 کی آدھی رات کے قریب اس وقت پیش آیا جب دیارام پلیٹ فارم پر چارپائی پر سو رہے تھے۔اس کے قریب گوکل، ڈونگر اور جے سنگھ سو رہے تھے، جبکہ دو خواتین راٹو اور بھوری پلیٹ فارم کے شمال میں اور اس سے متصل ایک کمرے میں سو رہی تھیں۔گولی چلنے کی خبر نے ان لوگوں کو جگا دیا۔ان کے مطابق، انہوں نے اپیل کنندہ کو مشرق کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا۔اس کے ساتھ تین دیگر لوگ بھی تھے جو لاٹھیوں سے لیس تھے۔دیارام کی سینے اور پیٹ پر چوٹوں کے نتیجے میں تقریباً فوری طور پر موت ہو گئی جہاں سے پوسٹ مارٹم کے وقت چھرے بر آمد ہوئے تھے۔دیارام کو قریب سے گولی ماری گئی تھی کیونکہ زخم کے پورے حصے پر جلد جلی ہوئی تھی۔اس پلنگ کے قریب، جس پر وہ سو رہا تھا، ایک کارتوس نمایاں I ملا جو تفتیش کے

لیے پہنچنے پر پولیس افسر کے حوالے کر دیا گیا۔ 5 جولائی 1954 کو صبح 8-10 پر پانچ میل دور پولیس اسٹیشن میں ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی گئی۔

قتل کا مقصد، جیسا کہ استغاثہ نے الزام لگایا تھا، یہ تھا کہ ایک بھائی سنگھ کی موت پر اپیل کنندہ کو راٹو کی جائیداد کا سرپرست بننے کی امید تھی، جس نے، تاہم، دیارام کو اس کا چارج سنبھالنے کے لیے مقرر کیا۔ اپیل کنندہ نے اس پر بہت ناراضگی کا اظہار کیا۔ دیارام کے قتل سے تین دن پہلے ایک طرف اپیل گزار اور اس کی بیوی اور دوسری طرف راٹو اور بھوری کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ یہ جھگڑا اپیل کنندہ کی طرف سے راٹو کی زمین پر دیوار بنانے کی کوشش پر پیدا ہوا۔ اپیل کنندہ نے دھمکی دی کہ وہ جلد ہی اس شخص کے ساتھ آباد ہو جائے گا جس پر راٹو انحصار کر رہا تھا، یعنی متوفی دیارام۔ عدالت عالیہ کے مطابق، دفاع نے ان الزامات کو سنجیدگی سے چیلنج نہیں کیا اور اپیل کنندہ نے خود اعتراف کیا کہ راٹو چاہتا تھا کہ اسے اس کے گھر سے نکال دیا جائے۔

اپیل کنندہ کو 5 جولائی اور 6 جولائی 1954 کی رات کو دھکری گاؤں سے چودہ میل دور ایک گاؤں میں گرفتار کیا گیا تھا۔ 7 جولائی کو اس نے سب انسپکٹر کو مطلع کیا کہ وہ پستول کی نمایاں III پیش کرنے کے لیے تیار ہے۔ سب انسپکٹر اور اپیل کنندہ گاؤں ڈھاکری گئے اور کرتار سنگھ، مہتاب سنگھ اور خامانی کو آنے والے واقعات کا مشاہدہ کرنے کے لیے مدعو کیا گیا۔ اپیل کنندہ کے گھر پہنچنے پر، جو راٹو کے رہائشی گھر سے متصل ہے، اپیل کنندہ نے بتایا کہ پستول ایکسبٹ III کو اس نے مکئی کے ڈبے میں چھپایا تھا۔ ایک خفیہ جگہ سے اس نے ایک چابی نکالی اور اس سے اپنے گھر کا تالا کھول دیا۔ اس کے بعد وہ سب انسپکٹر اور گواہوں کو اپنے گھر کے اندر مٹی کے مکئی کے ڈبے میں لے گیا، جو بظاہر ایک جگہ پر تازہ پلستر شدہ تھا۔ اپیل کنندہ نے اس جگہ پر پلاسٹر ہٹا دیا اور اندر سے دیسی 12-بور پستول نمایاں III، اور تین زندہ 12-بور کارتوس نکال لیے۔ کارتوس نمایاں I، جو دیارام کے پلنگ کے قریب پایا گیا تھا، اور پستول نمایاں سوم کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شیام نارائن کے پاس بھیجا گیا تھا، جو اتر پردیش حکومت کے CID کے آتشیں اسلحہ کے ماہر ہیں۔ اس نے سائنسی تجربات کیے۔ وہ اپنی طرف سے کیے گئے مختلف ٹیسٹوں کے نتیجے میں اس نتیجے پر پہنچے کہ کارتوس نمایاں I کو پستول نمایاں III سے فائر کیا گیا تھا اور کوئی دوسرا آتشیں اسلحہ نہیں تھا۔

جہاں سیشن جج چشم دید گواہوں کی گواہی پر یقین کرتا تھا، وہیں ہائی عدالت کے فاضل ججوں کی رائے تھی کہ وہ چشم دید گواہوں کے اس دعوے کو قبول کرنے سے قاصر تھے کہ انہوں نے در حقیقت اپیل گزار کو متوفی کے بستر کے کنارے پستول کے ساتھ دیکھا تھا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی سزا کو برقرار رکھنے کے معاملے میں واقعاتی ثبوت پر انحصار کیا۔ جرم کا مقصد تھا اور دیا رام کے قتل سے کچھ دن پہلے اپیل کنندہ نے اس کے خلاف دھمکی دی تھی۔ اپیل کنندہ کو اس کے گاؤں سے چودہ میل دور گرفتار کیا گیا جو واقعہ کی جگہ ہے۔ اس نے ان حالات میں اپنے گھر سے ایک پستول نمایاں III پیش کی جس سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف وہاں اس کے وجود کے بارے میں جان سکتا تھا۔ آتشیں ہتھیاروں کے ماہر کی رائے نے واضح طور پر یہ ثابت کیا کہ دیا رام کے پلنگ کے قریب پائے جانے والے کارتوس ایکسبٹ I کو اپیل کنندہ کی طرف سے تیار کردہ پستول ایکسبٹ III سے فائر کیا گیا تھا۔ ان تمام حالات نے، عدالت عالیہ کی رائے میں، اس عدالت فاضل ججوں کے ذہنوں میں کوئی شک نہیں چھوڑا کہ اپیل کنندہ نے دیا رام کو اپنی پستول سے گولی مار کر قتل کیا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ اپیل کنندہ پستول اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتا تھا اور اسے وہاں کسی نے لگا دیا ہوگا کیونکہ گواہوں میں سے کسی نے یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے اسے قتل کے بعد اپنے گھر جاتے دیکھا تھا اور اپیل کنندہ یقینی طور پر صبح اپنے گھر میں نہیں ملا تھا۔ اپیل کنندہ کے گھر کی صورت حال کے مطابق اور جہاں واقعہ کے فوراً بعد گواہ موجود تھے، اپیل کنندہ کے لیے بغیر دیکھے اس کے گھر میں داخل ہونا ناممکن تھا۔ اس بات کا مزید امکان نہیں تھا کہ قتل کا ارتکاب کرنے کے بعد، اپیل کنندہ بھاگنے کے بعد اپنے گھر واپس آئے گا۔ تاہم، دونوں عدالتوں کو سب انسپکٹر اور گواہوں پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملی کہ درخواست گزار نے اپنے گھر کے اندر مٹی کے ڈبے سے پستول نمایاں III پیش کی تھی۔ اپیل کنندہ کے پاس گھر کی چابی تھی جو ایک خفیہ جگہ پر چھپی ہوئی تھی اور مٹی کے ڈبے کو خود ایک جگہ پر تازہ پلستر کیا گیا تھا۔ ان حالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل گزار کے علاوہ کسی کو بھی اس کے گھر میں مٹی کے ڈبے میں پستول کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔ اس بارے میں کہ آیا اپیل کنندہ اس واقعے کے بعد اپنے گھر جا سکتا تھا یا نہیں، یہ خالص

قیاس آرائی کی بات ہے۔ ایسا نہیں لگتا کہ کسی گواہ سے اس کے بارے میں کچھ پوچھا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے پایا کہ گواہوں نے ان لوگوں کی جھلک دیکھی ہوگی جو جائے وقوعہ سے تیزی سے غائب ہو رہے تھے لیکن جن کے پاس اپنی خصوصیات کو نشان زد کرنے کا کوئی معقول موقع نہیں تھا۔ واقعے کی الجھن میں گواہوں نے شاید یہ مشاہدہ نہیں کیا ہو گا کہ مجرم کہاں غائب ہو گئے تھے سوائے اس کے کہ انہیں مشرق کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ ریکارڈ پر، یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کے گھر میں داخل ہونے کے لیے، واقعہ کے بعد، اپیل کنندہ کو گواہوں کی نظر میں اپنے گھر میں داخل ہونا ضروری تھا۔ اس معاملے کی مزید جانچ پڑتال کرنا بالکل غیر ضروری ہے کیونکہ اپیل کنندہ کے ذریعہ اپنے گھر سے پستول نمایاں III پیش کرنے سے متعلق ثبوت واضح اور قابل اعتماد ہیں اور اس لیے یہ یقینی ہے کہ اپیل کنندہ واقعے کے بعد بغیر کسی کے دیکھے اس کے گھر میں داخل ہوا تھا۔

اس کے بعد اپیل گزار کی جانب سے زور دیا گیا کہ کارتوس کا دیارام کے پلنگ کے قریب ہونا ناممکن ہے، کیونکہ گولی چلنے کے بعد بھی کارتوس آتشیں اسلحہ کے بیرل میں ہی رہے گا۔ یہ ایک بار پھر خالص قیاس آرائی ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ کارتوس آتشیں اسلحہ سے نکالا گیا تھا۔ اسے باہر کیوں نکالا گیا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بدمعاش نے کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے اپنا ہتھیار دوبارہ لوڈ کیا ہو۔ سب انسپکٹر کا ثبوت واضح ہے کہ اس کے جائے وقوع پر پہنچنے پر کارتوس گواہ خامانی نے اسے حوالے کر دیا تھا جسے اپیل کنندہ کے لیے ناموافق نہیں کہا جا سکتا۔ E.I نچلی عدالتوں کے پاس اس معاملے میں شواہد پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ کارتوس نمایاں I دیا رام کے پلنگ کے قریب پایا گیا تھا اور ہمیں یہ کہتے ہوئے ہمیں جواز پیش کرنے کے لیے کوئی غیر معمولی حالات نہیں مل سکتے کہ نچلی عدالتوں نے شواہد کا غلط نظریہ اختیار کیا۔

پائے گئے حقائق کے مطابق قتل کا محرک تھا۔ بظاہر، اپیل کنندہ 5 جولائی کی صبح بغیر کسی معقول وجہ کے اپنے گھر پر نہیں ملا تھا، لیکن گرفتاری کے وقت وہ چودہ میل دور ایک گاؤں میں تھا۔ اپیل کنندہ نے پستول کی نمایاں III کو ایسے حالات میں پیش کیا جس سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اسے جان بوجھ کر چھپایا تھا۔ ہمارے پاس اس سلسلے میں شواہد پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں

ہے۔اصل سوال یہ ہے کہ کیا آتشیں اسلحے کے ماہر کی رائے پر عمل کرنا محفوظ ہے کہ کارتوس نمایاں I کو اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ پستول نمایاں III سے فائر کیا گیا تھا اور کوئی اور نہیں، کیونکہ اس ثبوت کے بغیر مقدمے میں واقعاتی ثبوت اپیل کنندہ کو قتل کے جرم کا مجرم قرار دینے کے لیے ناکافی ہوں گے۔آتشیں اسلحہ کے ماہر کی رائے، اس کے ٹیسٹ کے نتائج کی بنیاد پر، ایسا لگتا ہے کہ اسے جرح میں یا عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔اگر یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس قسم کے معاملات میں غلطی کی کوئی گنجائش ہے اور ماہر کی رائے کو قبول کرنا محفوظ ہے، تو واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ دیارام کے پلنگ کے قریب پایا جانے والا کارتوس نمایاں I، درخواست گزار کی طرف سے پیش کردہ پستول نمایاں III سے فائر کیا گیا تھا۔خود کو مطمئن کرنے کے لیے ہم نے کچھ مصنفین کے کاموں پر غور کیا ہے جو کارتوس اور شیل کیسوں پر آتشیں اسلحہ کے چھوڑے ہوئے نشانات سے نمٹتے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ موجودہ معاملے میں آتشیں اسلحہ کے ماہر کی رائے میں کوئی غلطی نہیں ہے۔کرک نے صفحہ 346 پر اپنی کتاب "کرائم انویسٹی گیشن" میں کہا ہے:

"گولیوں کے مقابلے مجرمانہ تفتیش میں فائرنگ کے مقدمات کا سامنا کم ہوتا ہے، لیکن جب پائے جاتے ہیں تو وہ عام طور پر زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کیونکہ انہیں کم از کم گولیوں کی طرح واضح نشانات ملتے ہیں، اس طرح کے نشانات کی زیادہ اقسام ہوتی ہیں، اور عام طور پر فائرنگ میں انہیں نقصان نہیں پہنچتا ہے۔..

ایسے مواد کو تلاش کرنے کے نتیجے میں جو سوالات پوچھے جاسکتے ہیں وہ ان سے ملتے جلتے ہیں جن کے جوابات کی ضرورت ہوتی ہے جب صرف گولیاں موجود ہوتی ہیں۔عام صورت میں، بالکل واضح جوابات دیے جاسکتے ہیں۔ یہ شاٹ گن کے گولے اور پستول، ریوالور اور رائفلوں سے کارتوس کے معاملات دونوں کے بارے میں سچ ہے.. کسی خاص
آتشیں اسلحہ کی شناخت کسی خاص شیل یا کارتوس کو فائر کرنے کے طور پر کرنا ممکن ہے۔بندوق کی قسم یا ساخت کی شناخت کرنا اکثر ممکن ہے جس نے اسے فائر کیا، حالانکہ بہت سے معاملات میں یہ صرف ممکنہ شناخت کے لیے عارضی ہونا چاہیے۔"

وہ کہتے ہیں کہ بریچ بلاک کے چھوڑے ہوئے نشانات، فائرنگ پن کے تاثرات، ایکسٹریکٹر اور ایجیکٹر کے نشانات، توسیع کی وجہ سے نشانات، میگزین کے نشانات اور لوڈنگ میکانزم کے نشانات سے نمٹنے کے بعد،

"خلاصہ یہ ہے کہ کارتوس یا شیل کیس میں عام طور پر ایسے نشانات ہوتے ہیں جو اس بندوق سے بالکل مخصوص ہوتے ہیں جس میں چارج کیا جاتا ہے، اور اسے مؤخر الذکر کی مثبت شناخت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ نشان بندوق کے مختلف حصوں کے ساتھ مختلف قسم کے رابطوں سے پیدا ہوتے ہیں، جن کا تجزیہ ہتھیار کی قسم کا تعین کرنے میں مفید ہے اگر کوئی مشتبہ بندوق دستیاب ہے.......................... لہٰذا برآمد شدہ شیل یا کارتوس کیس جسمانی شواہد کی سب سے مفید اقسام میں سے ایک ہے جو فائرنگ کے واقعات میں پایا جاسکتا ہے۔

سوڈرمین اور O کونل اپنی کتاب "ماڈرن کرمنل انویسٹی گیشن" میں بھی اس موضوع سے نمٹتے ہیں اور وہ فائر پن، ایکسٹریکٹر، ایجیکٹر اور بریچ بلاک کے نشانات کا حوالہ دیتے ہیں۔ جانچ کے مقصد سے آتشیں اسلحہ سے فائر کیے جانے والے کارتوس یا خول کا موازنہ کرنے کا حوالہ دینے کے بعد، وہ صفحہ 200 پر بیان کرتے ہیں،

"اگر وہ ایک دوسرے کے سلسلے میں ایک ہی حیثیت میں ہیں اور ان کی عمومی ظاہری شکل ایک جیسی ہے، تو کوئی یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ انہیں ایک ہی ساخت کی پستول سے فائر کیا گیا ہے۔ تاہم، خول کی ابتدا کے بارے میں ایک قطعی نتیجہ صرف خول کے پچھلے حصے پر موجود بریچ بلاک سے نشانات کے فوٹو مائکروگرافک معائنے کے بعد ہی حاصل کیا جا سکتا ہے..

توسیع کی مدد سے شناخت مشکل ثابت نہیں ہونی چاہیے۔ خصوصی خراشوں کو آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے۔ مجرمانہ خول کی تصویر اور موازنہ کے خول میں سے ایک کو گتے پر شانہ بشانہ چسپاں کیا جانا چاہیے، اور خصوصیت کے نشانات کو لائنوں اور سائفرز کے ساتھ ریکارڈ کیا جانا چاہیے، اسی طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے جو فنگر پرنٹس کی شناخت میں استعمال ہوتا ہے۔"

ٹیلر کی کتاب طبی فقہ پر، دسویں ایڈیشن، جلد I، صفحہ 459 پر، کہا گیا ہے،

"یہ کہنا کبھی محفوظ نہیں ہے کہ کارتوس کے کیس کو دی گئی پستول سے اس وقت تک نہیں چلایا گیا جب تک کہ نشانات بالکل مختلف نہ ہوں، اور ایک کیس جس پر بالکل بھی نشانات نہ ہوں شاید اسی پستول سے چلایا گیا ہو جو اچھی طرح سے واضح نشانات چھوڑتا ہے۔ عام طور پر، اگرچہ یہ امکان نہیں ہے کہ تمام نشانات یکساں طور پر اچھے ہوں گے، لیکن عام طور پر بنیادی یا ریم پر فائرنگ پن، ایکسٹریکٹر، ایجیکٹر، یا بریچ بلاک، یا سطح پر خندقوں یا خراشوں کے نشانات سے یقینی معلومات حاصل کرنا ممکن ہے۔ ایک ہی ساخت کے ہتھیاروں میں، نشانات ایک ہی عام نوعیت کے ہوتے ہیں، لیکن ہر ہتھیار میں انفرادی فرق ہوتے ہیں جو عام طور پر اسے یقینی طور پر شناخت کرنے کے قابل بناتے ہیں۔"

اس معاملے میں ماہر کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے پستول نمایاں III سے چار ٹیسٹ کارتوس فائر کیے تھے۔ انہوں نے پایا کہ چیمبر کی انفرادی خصوصیات ٹیسٹ کارتوس کی نمایاں 9 اور 10 پر متاثر ہوئی ہیں اور کارتوس کی نمایاں I کی کاغذ کی ٹیوب پر بالکل ایک جیسے نشانات موجود تھے۔ انہوں نے نمایاں 1 اور 10 پر ان میں سے کچھ انفرادی نشانات کے مائیکرو فوٹو گراف بنائے۔ اپنی رائے کی وجوہات بتاتے ہوئے، آتشیں ہتھیاروں کے ماہر نے بتایا کہ ہر آتشیں اسلحہ کی بریچ فیس اسٹرائکنگ پن اور چیمبر پر انفرادی خصوصیات ہوتی ہیں۔ جب کارتوس کو فائر کیا جاتا ہے تو پاوڈر کے دہن سے گیسیں پیدا ہوتی ہیں، جس سے 2 سے 20 ٹن فی مربع انچ کا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ اس دباؤ کے اثر میں کارتوس کی کیپ اور کاغذ کی ٹیوب بریچ فیس اسٹرائکنگ پن اور چیمبر کے ساتھ مضبوطی سے لپٹی رہتی ہے اور نرم مادے کی وجہ سے ان حصوں کی انفرادیت ان پر متاثر ہوتی ہے۔ دیے گئے آتشیں ہتھیار سے متعدد ٹیسٹ کارتوس فائر کرنے اور خوردبین کے نیچے ثبوت کارتوس کے ساتھ ان کا موازنہ کرنے سے، یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے، اگر نشانات واضح ہیں، تو ثبوت کارتوس اس آتشیں ہتھیار سے فائر کیے گئے تھے یا نہیں۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ آتشیں ہتھیاروں کے ماہر نے ضروری ٹیسٹ کیے اور اپنے کیے میں محتاط رہا۔ اس کی رائے پر شک کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے زیر بحث مائیکرو فوٹو گراف کا جائزہ لیا اور مطمئن تھے کہ ماہر کے ثبوت پر عدم اعتماد کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اس کے مطابق انہیں اس نتیجے پر پہنچنے میں جواز پیش کیا

گیا کہ کارتوس نمایاں I، جو دیارام کے پلنگ کے قریب پایا گیا تھا، درخواست گزار کی طرف سے اس کے گھر سے پیش کردہ پستول نمایاں III سے فائر کیا گیا تھا۔ اس لیے اس معاملے میں قائم حالات میں یہ سوچنے کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی کہ اپیل کنندہ کے علاوہ کسی اور نے دیارام کو گولی ماری ہو گی۔ اس لیے اسے قتل کے جرم میں صحیح طور پر سزا سنائی گئی۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔